اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۵

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل

ہفتہ وار نمبر

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ: الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۔ ۸ر
سہ ماہی ۴ ۱۲
بیرون ہند سالانہ ۱۸ عہ

قیمت ایک آنہ

نمبر ۱۳۲	مطابق ۱۱ جون ۱۹۳۹ء	یوم یکشنبہ	۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل پونے دس بجے شب بذریعہ کار معہ خدام سندھ سے واپس تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری پر قصبہ کے باہر بہت سے اصحاب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کی معیت میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور کی طبیعت کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نقرس کے درد میں بہت کچھ تخفیف ہے۔ مگر پرسوں سے کسی کسی وقت درد میں زیادتی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ آج جمعہ کے وقت بھی زیادتی درد کی شکایت تھی۔ باوجود اس کے حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا جس میں اس کانفرنس کے متعلق اظہار خیال فرمایا جسے قادیان میں منعقد کرنے کے لئے احرار اعلان کر رہے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج ۱۲ بجے کی گاڑی سے لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔ خدا کے فضل سے حضرت ممدوحہ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

عصر کے بعد منشی دیانت خان صاحب دار الفضل کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کا۔ اور بعد نماز عشاء خدام الاحمدیہ محلہ دار الفضل کا جلسہ ہوا جس میں بعض اصحاب نے تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

(الہام حضرت مسیح موعود۔ تذکرہ صفحہ ۱۰۵)

یاد رکھو۔ کہ اگر یہ انسان کا اپنا سلسلہ ہوتا۔ تو کبھی کا تباہ ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے تباہ کرنے میں ہر طرف سے مخالفانہ کوشش ہو رہی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کے بھی خلاف ہوتا۔ تو وہ بھی اس کا دشمن تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ یہ بجائے تباہ ہونے کے ترقی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے انسانی کاروبار نہیں ہے۔ تم جانتے ہو۔ کہ میرا یہ دعوےٰ آج نہیں ہوا ہے۔ بلکہ ۲۰ سال سے میں دعوے کر رہا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اس نے مجھے مامور کیا ہے۔ انسانی گورنمنٹ میں اگر کوئی شخص جھوٹا ملازم سرکار بنے۔ تو وہ فوراً پکڑا جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ تو یہ کیسا اندھیر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ میں ایک شخص مامور ہونے کا مدعی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ پکڑا جاتا۔ اور تباہ کیا جاتا۔ اسے ترقی مل رہی ہے۔ کوئی بتائے۔ کیا جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس شہر میں اس کے بہت سے نسخے موجود ہونگے۔ اس کو پڑھو اور دیکھو۔ کہ جو کچھ اس میں درج ہے۔ کیا آج بہت سی باتیں ان میں سے پوری نہیں ہو چکیں۔ اور کیا کوئی مفتری یہ کر سکتا ہے۔ کہ اس قدر عرصہ دراز پہلے جبکہ اپنی زندگی کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔ ایک بات کہے۔ اور پھر اتنے عرصہ کے بعد جس میں ایک بچہ پیدا ہو کر بھی صاحب اولاد ہو سکتا ہے۔ وہ پوری ہو جائے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اس شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو جانتے۔ کہ اس زمانہ میں مجھے جاننے والے کتنے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں ایک گمنامی کی حالت میں تھا۔ سال بھر میں بھی کبھی ایک خط نہ آتا تھا۔ لیکن اس گمنامی کے زمانہ میں علیم و خبیر خدا نے مجھے خبر دی۔ جو براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ کہ ایک زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ فوج در فوج لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ میں لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاؤں گا۔ اور مالی نصرتیں بھی آئیں گی۔ اور دنیا میں تیری شہرت ہو جائیگی جیسے لکھا ہے۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس پھر فرمایا۔ یاتون من کل فج عمیق۔ اور یاتیک من کل فج عمیق۔ اور پھر فرمایا۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ یعنی اب وقت آگیا ہے۔ کہ تو لوگوں میں شناخت کیا جائے۔ اور تیری مدد کی جائے۔ تیرے پاس دور دور راہوں سے لوگ آئیں گے۔ اور دور دراز جگہوں سے تجھے تحائف اور مالی نصرتیں آئیں گی۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۹ء

اس سے پہلے امیدواران امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فہرست شائع کی جا چکی ہے۔ اب جن اصحاب نے شمولیت کی درخواستیں ارسال فرمائی ہیں۔ ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔

امتحان میں سبز اشتہار۔ تریاق القلوب۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ قادیان کے آریہ اور ہم مقرر شدہ ہیں۔ امتحان ماہ نومبر میں ہو گا۔ جن احباب نے ابھی اپنے نام نہیں بھجوائے۔ وہ توجہ فرمائیں۔ اور فوراً اپنے نام بھجوا دیں۔ وقت بہت ہے۔ اور آسانی سے تیاری ہو سکتی ہے۔

(۵۹) عبدالواحد صاحب صدیقی۔ دہلی
(۶۰) عبداللہ صاحب اختر جینوئی قادیان
(۶۱) عزیزہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری غلام علی صاحب نمبردار چک ۱۶ اسلام ضلع لائلپور ڈاکخانہ جھانب
(۶۲) ناصرہ بیگم صاحبہ ادکاڑہ۔ منصور منزل
(۶۳) عبدالسلام صاحب قادیان
(۶۴) ماسٹر تاج محمد صاحب قادیان
(۶۵) نصیر الدین صاحب مدرسہ احمدیہ ״
(۶۶) قاضی محمد احسن صاحب ״
(۶۷) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس
(۶۸) بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اعلان

اس وقت ایک احمدی دوست جو کہ بی۔ اے ہیں بے کار ہیں۔ اگر کسی دوست کو اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے کسی معلم کی ضرورت ہو۔ تو جلد نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر کوئی دوست ان کو کسی جگہ ملازم کرا سکیں۔ تو نظارت ہذا ممنون ہو گی۔

(ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں "عزیزی سید خواجہ علی نے ایک طاقت کی دوائی کا اعلان کیا ہوا ہے جس کا نام عزیز نے ریسٹورین رکھا ہے یہ ایک پرانا مجرب شدہ نسخہ ہے جس کو صدہا نہیں ہزاروں مریضوں پر آزمایا جا چکا ہے اور فی الواقعہ قوت بدن کے حاصل کرنے کے لئے اور کھوئی ہوئی طاقتوں کو بحال کرنے کے واسطے ایک بے نظیر نسخہ ہے اور بے ضرر ہے اس کے اجزا قیمتی ہیں مفتی محمد صادق قادیان" قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ محصولڈاک پتہ :۔ سید خواجہ علی شاہ قادیان پنجاب

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۱/۲ ۷ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفید بالوں کا علاج

بالوں کا قبل از وقت سفید ہو جانا ایک خطرناک مرض ہے اس میں ڈاڑھی مونچھ اور سر کے بال کم و بیش سفید ہو جاتے ہیں۔ آج تک دنیا کے سامنے خضاب یا تیل ہی سفید بالوں کو کالا کرنے کے لئے پیش ہوتے چلے آئے ہیں لیکن ہماری کمپنی آپ کی خدمت میں دائمی علاج پیش کر رہی ہے جسے بڑے بڑے نامور حکماء رؤساء وغیرہ تصدیق کر چکے ہیں خضاب وغیرہ استعمال کرنیوالے اصحاب اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہر ہفتہ کے بعد خضاب لگانا پڑتا ہے اور عمر بھر کے ساتھی بن جاتے ہیں۔

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جب تک اس اندرونی مادے کا جو کہ جڑ سے بالوں کو سفید کر دیتا ہے۔ علاج نہ کیا جائے ممکن نہیں کہ سفید بال ہمیشہ کیلئے کالے ہو جاتیں سفید بالوں کو ہمیشہ کالے کرنیکا واحد علاج ہماری کمپنی تیار کردہ **بال سیاہ معجون** کا استعمال ہے۔ اس کے استعمال سے وہ مادہ جو اندر ہی اندر سیاہ بالوں کو سفید کر رہا ہوتا ہے لازمی طور پر تحویل ہو جائے گا۔ اور آئندہ ہمیشہ جڑ سے ہی کالے ہونگے۔ خضابوں وغیرہ پر ہرگز روپیہ برباد نہ کریں۔

بال سیاہ معجون

کے استعمال سے ایک ہفتہ میں بال جڑ سے سیاہ ہو جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے نجات حاصل ہو گی۔ قیمت دو روپیہ (عہ/ ۲) علاوہ محصول ڈاک فہرست مفت طلب کریں۔

میکسو کمپنی نمبر ۸۵ ۱۲ چابکسواراں سٹریٹ لاہور

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دوائوں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھئے

ڈاکٹر ایم۔ اتیچ۔ احمدی معرفت الفضل۔ قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی پوپاؤ سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے نوٹ :۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ :۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هو الشافی

تریاق چشم (میرہ والہ) رجسٹرڈ

سرکاری اعلیٰ افسران سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سندات متعلقہ تریاق چشم غلط ثابت کرنیوالیکو مبلغ ایکہزار روپیہ انعام

ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لنڈن کے سندیافتہ سرکاری اعلےٰ افسر یعنی

لفٹنٹ کرنل ایس۔ ایم فاروقی۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی سپشلسٹ

چھاؤنی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں۔ (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور ککرے کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزا امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان اجزا کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریق کے مطابق صاف اور ستھرا ہے"۔

۲۔ جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر

کیمبلپور۔ (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے"۔

۳۔ جناب ڈاکٹر دھنپت رائے صاحب ورما۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔

ایل۔ ایم۔ (ڈبلن) ایف۔ آر۔ آئی۔ پی۔ ایچ (لنڈن) پی۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن صاحب بہادر لڑگاؤں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا تریاق چشم اپنے ایک عزیز پر استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے کافی تسلی بخش فائدہ ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی آدھ تولہ سرمہ بذریعہ وی۔ پی۔ پارسل ارسال کریں"۔

۴۔ جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

اسسٹنٹ سرجن جنہوں نے حال ہی میں ریڈیولوجی اور ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ کی ڈگریاں لنڈن سے حاصل کی ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

کئی دن سے ارادہ تھا۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ مگر رسول سے تبادلہ کی وجہ سے کئی دن ادھر اُدھر پھرنا پڑا۔ اور اطمینان سے بیٹھ کر خط لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ میں نے آپ کا ارسال کردہ تریاق چشم رسول ہسپتال میں بہت سے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ واقعی بہت مفید ہے خصوصاً سرخی اور آنکھوں کی جلن دور کرنے میں بہت زود اثر ہے۔ اتنے تھوڑے تجربے سے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کی دوائی ککروں کو جڑ سے دور کرنے کا اثر رکھتی ہے یا نہیں۔ اور اگر رکھتی ہے۔ تو کتنے عرصہ کے استعمال کے بعد۔ مگر یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ کہ جو مریض ککروں کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہو۔ آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی ہوں۔ پانی بہتا ہو۔ اور جلن اور سوزش ہو۔ اس کو آپ کی دوائی (تریاق چشم) کے ایک دو دن کے استعمال سے کافی فائدہ محسوس ہوگا۔

۵۔ جناب ڈاکٹر سید طفیل حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ پی

سی۔ ایم۔ ایس بیرون بھاٹی دروازہ لاہور (جو گورنمنٹ کے محکمہ میں اسسٹنٹ میڈیکل انگزیمنر پنجاب بھی ہیں) تحریر فرماتے ہیں۔ "تریاق چشم تیار کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات ایک خاکی رنگ کا پوڈر ہے۔ جو امراض چشم کے لیے خصوصاً ککروں کے لئے نہایت زود اثر اور مفید ہے۔ لفٹنٹ کرنل ایس۔ ایم۔ اے فاروقی۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی سپشلسٹ سول سرجن صاحبان۔ اسسٹنٹ سرجن صاحبان انچارج ڈسپنسریان اضلاع مختلف نیز کالج کے پروفیسران و انسپکٹر صاحبان محکمہ تعلیم۔ وکلاء و جج صاحبان اور دیگر معززین اخبارات نے بھی اس کو آزمایا ہے اور مفصلہ ذیل امراض چشم۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ سرخی۔ پلکوں کا گر جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں مفید پا کر سرٹیفکیٹ مرزا صاحب موصوف کو دیئے ہیں۔ ہم نے ان سندات کو دیکھ کر اپنے مریضان چشم پر بطور آزمائش اسکو استعمال کیا اور اسکو امراض مذکورہ بالا میں نہایت مفید پایا ذاتی طور پر ہم نے اسکو بجائے بورک ایسڈ کے اپنی آنکھوں میں استعمال کیا جس سے ہم کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ آنکھیں جو کثرت کام کی وجہ سے بھاری رہتی تھیں۔ اسکے استعمال سے بالکل ہلکی اور صاف ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچوں کی آنکھوں کے لئے بھی بالکل بے ضرر ہے۔ اس کے اجزاء بے ضرر ہیں۔ اور اس کو بڑی محنت سے نفیس طور پر تیار کیا گیا ہے۔ جس کیلئے مرزا صاحب مستحق مبارکباد ہیں۔ ہم یہ سرٹیفکیٹ بخوشی خود مخلوق خدا کی بہتری کیلئے مرزا صاحب موصوف کو دیتے ہیں۔ اور سفارش کرتے ہیں۔ کہ یہ سرمہ ہر گھر میں رہنا چاہیئے۔ اور آنکھوں کی تکلیف کے شروع ہی میں استعمال سے خطرناک امراض چشم کے حملہ سے بچاؤ ہو جائے گا۔ ہماری رائے میں اس کا ہر ایک گھر میں ہونا لازمی ہے۔

۶۔ جناب ڈاکٹر پنڈت اودھو رام صاحب پی۔ سی۔ ایم۔ ایس۔

جو آجکل قائمقام میڈیکل انگزیمنر گورنمنٹ پنجاب بلاہور و صوبہ سرحد ہیں نے بھی بذات خود اپنے خاندانی بچوں پر آزمائش کے بعد اظہار مسرت فرمایا ہے۔ چونکہ بموجب قانون ان کے لئے سرٹیفکیٹ تصدیق لکھنا ممنوع ہے۔ اس لئے جو صاحب اپنی مزید تسلی کرنی چاہیں۔ وہ ان سے براہ راست تریاق چشم کے موثر ہونے کے متعلق دریافت فرما سکتے ہیں۔

نوٹ: موتیا بند کے لئے مفید نہیں۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ ڈبیہ پیکنگ موازی ۸ ؍ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتھر: خاکسار مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۸ جون۔ انڈین شوگر سنڈیکیٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کھانڈ کی قیمت عنقریب گر جائے گی۔

انقرہ ۸ جون۔ حکومت ترکی کی فوج میں ایک لاکھ خواتین شامل ہیں۔ جو جنگی فنون سے پوری طرح ماہر ہیں۔

لنڈن ۸ جون۔ آج ترکی جرنیلوں کا وفد لنڈن پہنچ گیا۔ برطانی وزراء اور جرنیلوں نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔ وزیر اعظم نے بھی اس سے ملاقات کی۔ جرنیلوں کے وفد کے ساتھ اخبار نویسوں کا بھی ایک وفد ہے۔ دونوں وفود شاہی مہمان ہونگے

لکھنؤ ۸ جون۔ یو پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض اردو اخبار میں شائع شدہ خبر صحیح نہیں۔ کہ میونسپل اداروں میں مخلوط انتخاب کا طریق رائج ہونے والا ہے

لنڈن ۸ جون۔ کل فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری استدعا کے بغیر جو حکومت ہماری امداد کے لئے آئے گی۔ ہم اسے حملہ آور تصور کریں گے اور اس کا مقابلہ کریں گے ہم کسی سے اپنی حفاظت کی گارنٹی نہیں چاہتے

لکھنؤ ۸ جون۔ تبرا کے سلسلہ میں قید شدہ شیعوں نے غیر مسلموں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ حکومت نے دوستی مسلمان رکھے۔ مگر انہوں نے شیعوں کے لئے کھانا تیار کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار دی جا رہی تھی۔

لاہور ۸ جون۔ مسلم لیگ کی امور خارجہ سب کمیٹی کا اجلاس ۱۲ جون کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مسلمانان ہند کا ایک وفد اسلامی ممالک میں بھیجنے کی تجویز کی جائے گی۔ جو تقریروں کے علاوہ عربی۔ فارسی اور ترکی زبانوں میں لٹریچر بھی تقسیم کرے گا۔ کہ ہندوؤں نے کس طرح مسلمانوں پر زندگی وبال کر رکھی ہے۔

کلکتہ ۸ جون۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بوس نے کہا کہ مجھے گاندھی جی پر کوئی اعتماد نہیں اور اب ہم ایسے مرحلے پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے علیحدگی ناگزیر ہے۔

شملہ ۸ جون۔ لاہور چھاؤنی میں مذبح خانہ کی تعمیر شروع کرنے کے بعد ہندوؤں کی شورش کی وجہ سے بند کر دی گئی تھی۔ اس کے لئے جو سامان خریدا گیا تھا۔ وہ ۲۸ لاکھ کا تھا جس میں سے نیلامی کے ذریعہ ۹ لاکھ کی وصولی کی امید ہے۔ باقی ۱۹ لاکھ کا حکومت کو خسارہ رہے گا۔ اس کے زیادہ تر ٹھیکیدار ہندو تھے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے برطانیہ سے جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ اگر جنگ میں مصر پر کوئی حملہ ہوا۔ تو وہ شام اور فلسطین کے رستہ اپنی فوجیں اس کی مدد کے لئے بھیجے گی۔ اور ترکی کم سے کم ایک لاکھ سپاہ سے اس کی امداد کرے گی۔

رنگون ۸ جون۔ برمی وزارت میں اس وقت چھ وزیر ہیں۔ لیکن مزید استحکام کے خیال سے تجویز ہے۔ کہ اس میں دو کا اضافہ کر دیا جائے۔

مدراس ۸ جون۔ حکومت مدراس نے ہندی ایجی ٹیشن کے قیدیوں کی عام رہائی کا اعلان کر دیا ہے

ٹوکیو ۸ جون معلوم ہوا ہے کہ میجر جنرل ایچ آر۔ مورا جو جاپانی افواج کا افسر اعلےٰ تھا ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ جنگ کونگ مون کے مقام پر ہوئی تھی۔

شنگھائی ۸ جون۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک برطانوی جنگی جہاز نے ایک جاپانی طیارہ پر فائر کئے۔ لیکن اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ برطانوی حلقے اس کے متعلق خاموش ہیں۔ یہاں جو برطانوی کارخانے ہیں۔ ان میں کام کرنے والے چینیوں نے جو جاپان کے زیر اثر ہیں ایک انگریز کو ہلاک کر دیا۔ برطانوی قونصل جنرل نے جاپانی حکومت کو ایک یادداشت حوالہ کی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ برطانوی رعایا کی حفاظت کی جائے۔ ورنہ برطانیہ کی بحری فوج اس کا انتظام خود کرنے پر مجبور ہو گی۔

ٹوکیو ۸ جون۔ جاپانی حکومت نے آج برطانیہ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ جنرل چین سیانگ کے قاتلوں کو دو دن کے اندر اندر اس کے حوالے کر دیا جائے۔ ورنہ جاپان سخت کارروائی کرے گا۔

روم ۸ جون۔ سپین کے وزراء اور جرنیلوں کا جو وفد یہاں آیا ہے اس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا۔ کہ جنرل فرینکو کی کامیابی جرمنی اور اٹلی کی کامیابی ہے۔ جرمن بہادروں نے وہاں شجاعت کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ وہ ہمیشہ تاریخ میں یادگار رہے گا۔ میری دلی خواہش ہے۔ کہ سپین فوجی اور اقتصادی لحاظ سے دنیا کا مضبوط ملک ہو۔ اور اسے اٹلی کی ٹھوس دوستی پر ہمیشہ اعتماد کرنا چاہیئے۔

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی کی طرف سے یہاں ایک عظیم الشان سفارت خانہ تعمیر ہو رہا تھا۔ جو اب مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے افتتاح کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے ترکی سفیر نے کہا۔ کہ ترک اپنے گذشتہ نقصانات کی تلافی جلد کر لیں گے۔

ٹینٹسن ۸ جون۔ جاپانی افواج مقیم منچوکو بیرونی منگولیا پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہو رہی ہیں۔ دونو طرف بمباد طیارے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور صورت حالات نازک ہے

ڈھاکہ ۸ جون۔ بنگال اسمبلی کی ایک مسلم نشست کے دو امیدواروں کے حامیوں میں خطرناک فساد ہو گیا۔ جس کے دوران میں ایک شخص پستول سے ہلاک کر دیا گیا۔ ایک امیدوار مسلم لیگ کے ٹکٹ پر تھا اور دوسرا آزاد

پشاور ۸ جون۔ حکومت سرحد نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء کے بعد چھرے والی بندوق بغیر لائسنس کے رکھنا جرم ہو گا۔

اسکندریہ ۸ جون۔ جرمنی سے نکالے ہوئے یہودی ایک جہاز میں آ رہے تھے۔ کہ انہیں یہاں اترنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اس پر مایوسی کے ماتحت آٹھ یہودیوں نے خودکشی کر لی

سنجاریسٹ ۸ جون۔ حکومت رومانیہ نے ریزرو افواج کے حکام کو فوراً باقاعدہ فوج میں شریک ہو جانے کا حکم دیا ہے۔ تا دفاعی انتظامات مضبوط کئے جا سکیں۔

شملہ ۸ جون۔ مہاراجہ گدھوال نے کلکتہ کے عجائب گھر کو ایک سفید رنگ کا چیتا پیش کیا ہے۔ جو بہار کے جنگلات سے پکڑا گیا ہے۔

لنڈن ۸ جون۔ ایک بیس سالہ برطانوی مزدور کو دس سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ جو فیکٹریوں کے نقشے چرا کر جرمن ایجنٹوں کو دیا کرتا تھا۔ اور اس کے عوض کافی روپیہ حاصل کرتا تھا

بمبئی ۸ جون۔ ایوان والیان ریاست کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ریاستوں کے وزراء کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ولی عہدی کے قانون پر خاص طور پر غور کیا گیا۔ یہ سوال بھی زیر بحث آیا۔ کہ اصلاحاتی ضروریات میں ریاستیں کہاں تک ایک دوسرے کی مدد کر سکتی ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۸ جون۔ سپیشل مجسٹریٹ کے حکم سے اڑھائی سو مسلمان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

چونکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سندھ تشریف لے جانے کے باعث خطبہ نمبر نہیں شائع ہو سکا۔ لہذا یہ اخبار خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ خطبہ شائع ہونے پر جلد سے جلد احباب کی خدمت میں پہونچا دیا جائے گا۔ منیجر

انسپکٹران بیت المال کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کو جماعتوں میں دورے کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ احباب و عہدیداران جماعت مقامی ان کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

نام انسپکٹر	حلقہ جس میں دورہ کرینگے
سید محمد لطیف صاحب	انجمن ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ
مولوی عبدالعزیز صاحب	" " گجرات۔ جہلم۔ کیمل پور راولپنڈی و صوبہ سرحد
چودھری فیض احمد صاحب	انجمنہائے احمدیہ منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ اور صوبہ سندھ
حکیم امیر احمد صاحب	انجمنہائے احمدیہ لائلپور۔ سرگودہ
مولوی مدد خان صاحب	" " گورداسپور
سید ولائت شاہ صاحب آنریری انسپکٹر	" " شیخوپورہ

ناظر بیت المال قادیان

مبلغین کلاس میں داخلہ

جن طلباء نے اس دفعہ مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے (یا جو پاس کر چکے ہوں) اور وہ مبلغین کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں وُہ اپنی درخواستیں ۲۴ جون تک دفتر جامعہ میں دے دیں یا پہونچا دیں۔ اس میں نتیجہ نکلنے کی انتظار کی ضرورت نہیں۔ جو طلباء کامیاب ہو جائیں گے ان کی درخواستیں نظارت تعلیم و تربیت میں ارسال کر دی جائیں گی۔ درخواستوں کا ۲۴ جون تک پہونچ جانا ضروری ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ مشرقی افریقہ کی بمبئی سے روانگی

قادیان ۹ جون آج بمبئی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ ۶ جون کو ۱۲ بجے جہاز پر سوار ہو کر افریقہ روانہ ہو گئے احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ بخیریت منزل مقصود پر پہونچائے اور کامیابی عطا کرے۔

احمدیہ دارالتبلیغ لنڈن میں اسلام پر لیکچرز

حسب دستور امسال بھی احمدیہ دارالتبلیغ میں اسلام پر ہفتہ واری لیکچرز ہوئے۔ یہ لیکچرز غیر مسلموں کو تبلیغ اور نومسلموں کی تربیت کی غرض سے دیئے گئے۔ ہر ایک لیکچر کے بعد سوالات کے لئے وقت دیا جاتا تا سامعین کسی بات کو اچھی طرح واضح کرانا چاہیں تو کرا سکیں۔

۵ مارچ کو ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس نے اسلام اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا جس میں انھوں نے بتایا کہ حقیقی مذہب اور حقیقی سائنس ایک ہی چیز ہیں۔ اور اگر کسی تھیوری میں سائنس کا مذہب سے اختلاف ہو تو مذہب ہی کو سچا سمجھنا چاہیئے کیونکہ سائنس روز بروز بدلتی رہتی ہے۔ جو تھیوریاں آج صحیح سمجھی جاتی ہیں کچھ تعجب نہیں کہ کچھ مدت کے بعد بالکل غلط قرار دے دی جائیں برخلاف اس کے مذہب کی کوئی بات کبھی غلط قرار نہیں دی جا سکتی۔ نیز بتایا کہ اسلام تحصیل سائنس سے منع نہیں کرتا بلکہ اس کی ترغیب دیتا ہے۔ ۱۲؍ مارچ کو ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب نے The Creed of Islam کے موضوع پر لیکچر ہوا جس میں ڈاکٹر صاحب نے اسلام کے پانچوں ارکان بیان کئے اور انکی تشریح کرتے ہوئے ان کی حکمت بھی بیان کی۔ ۱۹؍ مارچ کو خاکسار نے پولٹیکل تھیوری آف اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ مَیں نے بتایا کہ امن قائم رکھنے کے لئے اسلام نے مکمل ہدایات دی ہیں۔ اور صرف اسلام کی تعلیم ہی موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل ہے۔ اسلام نے سرمایہ داری کو دور کرنے کے لئے جو ذرائع بتائے ہیں وہ بیان کئے اور زکوٰۃ کے ذریعہ غربت کے انسداد کی بالشوزم پر برتری ثابت کی۔ ۲۶؍ مارچ کو مولوی محمد صدیق صاحب کا وجود ملائکہ کے موضوع پر لیکچر ہوا۔

۲؍ اپریل کو پانچواں لیکچر چودھری اکبر علی صاحب نے دیا۔ جس میں بتایا کہ موجودہ ترقی یافتہ اور مہذب ممالک میں ابھی تک کالے گورے کا سوال بحال رکھا جاتا ہے حتیٰ کہ گرجوں میں بھی کالے اور گورے کا فرق کیا جاتا ہے مگر اسلام ایسے تمام فرق کو مٹا کر حقیقی مساوات قائم کرتا ہے۔ ۹؍ اپریل کو میر عبدالسلام صاحب نے لیکچر دیا۔ جس میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس غرض کے واسطے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ عبادت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی نعمتیں اور برکتیں حاصل کرے۔

۱۶؍ اپریل کو مسٹر بلال نٹل نے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے اسلام کی عیسائیت پر فضیلت بیان کی اور عیسائیوں کی مشرکانہ دعاؤں کے مقابلہ میں خالص توحید سے بھری ہوئی اسلامی دعاؤں کا ذکر کیا۔

۲۳؍ اپریل۔ آخری لیکچر امام صاحب نے قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے کے موضوع پر دیا۔ آپ نے بتایا کہ وُہ تمام باتیں جو ایک کامل الہامی کتاب میں پائی جانی چاہئیں وُہ تمام کی تمام قرآن شریف میں موجود ہیں۔ اور صرف قرآن شریف ہی ایسی کتاب ہے جس نے کامل الہامی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور پھر اس کے دلائل بھی پیش کئے ہیں۔

پھر بتایا کہ جو وعدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق کیا ہے کہ اس کا ایک شوشہ بھی تبدیل نہ ہو گا۔ وہ جس صفائی سے گزشتہ تیرہ صدیوں سے پورا ہو رہا ہے وہ بذات خود قرآن کے الہامی ہونے کا ایک ثبوت ہے۔

خاکسار سید ممتاز احمد سیکرٹری سنڈے لیکچر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

احرار کی دو رنگی چال

ایک طرف لامذہب ہونے کا اعلان اور دوسری طرف تبلیغی کانفرنس کا انعقاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق صاحب جو کسی وقت پنجاب کا وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اور اپنے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب کی سُر کے ساتھ سُر ملا کر کہتے تھے۔ کہ سوائے احرار کے نمائندوں کے مسلمان کسی اور کو ووٹ نہ دیں گے۔ اور نہ کوئی اور کامیاب ہو سکے گا۔ پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں دو دفعہ نہایت بُری طرح ناکام ہونے کے بعد اب تیسری بار پھر قسمت آزمائی کے لئے تیاری شروع کر دی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں وُہ امرتسر میں جلسے کر کے اپنی سیاست دانی۔ آزاد خیالی۔ اور بلند حوصلگی کا ڈھنڈورا پیٹنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اسی قسم کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہُوئے چودھری صاحب نے کہا:-

"غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور مسلمان کبھی غلام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو جو دراصل مسلمان کہلانا چاہتے ہیں۔ ملک کی جہد آزادی میں شامل ہو کر ہندوستان کو آزاد کرانے اور تمام غلام ملکوں کو آزاد کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے"

(پرتاپ ۷-جون)

اگر یہ درست ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان جن میں احرار بھی شامل ہیں اس لئے غلام ہیں۔ کہ وُہ ایک غیر ملکی حکومت کے ماتحت ہیں۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ غلام کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی اگر چودھری افضل حق کا یہ کلیہ بھی ٹھیک ہے کہ "مسلمان کبھی غلام نہیں ہو سکتا" تو بتایا جائے۔ کہ چودھری افضل حق اپنا۔ اور تمام احرار کا کوئی مذہب سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو کیا وہ حکومت انگریزی کی رعایا ہونے۔ اس کے قوانین کی پابندی کرنے۔ اور اس کے احکام ماننے سے انکار کر کے بالکل آزاد ہو چکے ہیں اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ بلکہ وُہ ابھی تک بقول خود انگریزوں کے ایسے ہی غلام ہیں۔ جیسے دُوسرے لوگ۔ تو پھر ان کے یہ کہنے کا کیا مطلب۔ کہ "غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا" اور یہ اعلان کرنے کے کیا معنی۔ کہ "مسلمان کبھی غلام نہیں ہوتا" اگر مسلمان کبھی غلام نہیں ہوتا۔ اور تمام احراری انگریزوں کے غلام ہیں۔ تو ثابت ہُوا۔ کہ وہ بقول چودھری افضل حق مسلمان نہیں۔ اور پھر اگر غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اور احراری بقول خود انگریزوں کے غلام ہیں۔ تو معلوم ہُوا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔ یا بالفاظ دیگر احرار لامذہب لوگوں کا ایک ٹولا ہے۔ جو اس قدر دیدہ دلیر اور شیخی باز واقعہ ہُوا ہے کہ سیاسیات میں ٹانگ اڑانے کے لئے تو یہ ڈینگ مار رہا ہے۔ کہ وُہ نہ صرف خود آزادی حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کر رہا ہے۔ بلکہ دُنیا کے غلام ملکوں کو آزاد کرا کے چھوڑے گا۔ اور دوسری طرف یہ تجربہ رکھتے ہُوئے کہ عام اور سادہ لوح مسلمانوں کو مذہب کی آڑ میں ہی لوٹا جا سکتا ہے مذہب اسلام کا اجارہ دار بنا پھرتا ہے۔ اور دوسرے مقامات کو چھوڑ کر "قادیان میں احرار تبلیغ کانفرنس" منعقد کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ان ہی دنوں اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ بڑے زور شور سے اس کے لئے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور ہر ایسے اعلان کی تان اس فقرہ پر آ کر ٹوٹ رہی ہے۔ کہ "جو حضرات احرار تبلیغ کانفرنس قادیان کے لئے امداد جمع فرما چکے ہیں۔ وُہ فوراً منی آرڈر فرمائیں اور جن دوستوں نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ وُہ جلد تر توجہ فرمائیں" اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا جا رہا ہے۔ کہ

"مجلس استقبالیہ کسی مہمان کے کھانے کا انتظام نہ کرے گی۔ البتہ ہر قسم کے ہوٹل موجود ہوں گے"

گویا ایک طرف تو "قادیان میں تبلیغی کانفرنس" کے نام پر یہ کہا جا رہا ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے جلد سے جلد مجلس استقبالیہ کو دے دو تا کہ وُہ تبلیغی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کر سکے۔ اور دوسری طرف یہ ذہن نشین کرایا جا رہا ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنی بڑی رقم بھیجے مجلس استقبالیہ سے اتنی بھی توقع نہ رکھے۔ کہ وُہ اسے خشک روٹی بھی دے سکے گی۔ ہاں ہر قسم کے ہوٹل موجود ہوں گے۔ ان کا رستہ بتا دیا جائے گا۔

ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ قادیان میں تبلیغی کانفرنس منعقد کرنے کے شوقین احرار کسی سے کیا لیتے اور کیا دیتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ جب بقول چودھری افضل حق احرار کا کوئی مذہب ہی نہیں۔ اور جو لوگ کسی غیر حکومت کے ماتحت رہیں۔ وُہ مسلمان ہی نہیں ہوتے۔ تو انہیں تبلیغی کانفرنس منعقد کرنے کا کیا حق ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار جس رنگ میں کوئی غرض پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ وہی اختیار کر لیتے ہیں۔ امرتسر میں چونکہ سیاسیات کو اپنا دین و ایمان قرار دینے سے آنے والے انتخاب میں غیر مسلموں کی امداد کی توقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو غلام بھی کہہ رہے ہیں۔ لامذہب بھی بتا رہے ہیں۔ اور مسلمان نہ ہونے کا بھی اعلان کر رہے ہیں۔ گویا مذہب کو بالکل بے حقیقت قرار دے کر اصل چیز آزادی کی جدوجہد قرار دے رہے ہیں۔ لیکن عام مسلمان چونکہ مذہب کی آڑ میں لوٹے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی جیبیں خالی کرانے کے لئے تبلیغی کانفرنس کا ڈھونگ رچا رہے ہیں گویا ایک ہی وقت میں وہ دو کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو نہ صرف ان لوگوں کی اس دو رنگی چال کو دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ ایک ادنیٰ سی غرض کے لئے ان جلیل القدر صحابہ کی جنہوں نے غلامی کی حالت میں اسلام قبول کیا۔ اور پھر اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ یہ کہہ کر انتہا درجہ کی تحقیر کر سکتے ہیں۔ کہ "غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا"۔ انہیں فی الواقعہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کا کوئی مذہب نہیں ہے کسی غیر حکومت کے ماتحت رہنے والی غلامی تو الگ رہی۔ ایسی غلامی میں جس کے حالات سن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پڑے ہوئے خدا کے بندوں نے اپنے مذہب کی اس جوانمردی اور فداکاری سے حفاظت کی ہے۔ کہ احرار کے بڑے بڑے اس کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتے۔ لیکن باوجود

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۱۸ میں تبدیلی پر بحث

(۳)

صدر انجمن خلیفۂ وقت کی مطیع

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس بات سے بہت ناراض ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ قاعدہ کیوں پاس کیا۔ کہ ہم خلیفۂ ثانی کے حکم کو مانیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ خلیفۃ المسیح کا نام کیوں رکھا۔ ڈاکٹر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کو صدر انجمن کی طرف منسوب کرنے کی بجائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو صریح بے انصافی ہے اور پھر اسکا یوں ذکر کرتے ہیں یعنی انجمن پر اپنی حکومت کو قائم کیا۔" غیر مبایعین کے نزدیک یہ بڑا اہم اعتراض ہے۔ اور ان کے خورد و کلاں اس کو دہراتے رہتے ہیں۔ حالانکہ میرے نزدیک اس سے زیادہ غیر معقول اعتراض ہو نہیں سکتا۔ صدر انجمن کا ہر ممبر خلیفۂ وقت کا مرید ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہو۔ اس کی اطاعت کا اقرار کر چکا ہو مگر صدر انجمن خلیفۂ وقت کی مطیع و منقاد نہ ہو۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز نظریہ ہے۔ کیا انجمن افراد کے مجموعہ کے سوا کسی اور چیز کا نام ہے؟ جب سب ممبر بیعت کر چکے اور حکومت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ چکے تو کیا ابھی انجمن پر حکومت کرنے کے لئے کسی ریزولیوشن پاس کروانے کی ضرورت تھی؟ اگر بیعت کرنے والے مخلص تھے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر ظاہری بیعت کے باوجود دلوں میں سرکشی کا ارادہ رکھتے تھے۔ اور اسی لئے وہ شور مچا رہے ہیں کہ اس ریزولیوشن کے ساتھ انجمن پر اپنی حکومت کو قائم کر لیا تو یقیناً اس قسم کے لوگوں کا اعتراض قابل اعتنا نہیں۔ سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ بیعت کے بعد کسی مومن کو خلیفہ کی حکومت ماننے سے اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو وہ بیعت میں صادق نہیں۔ اور اگر نہیں ہو سکتا تو صدر انجمن کے ریزولیوشن پر اظہار خفگی کی کیا وجہ ہے۔

قاعدہ ۱۸ میں تبدیلی کی ضرورت

سب سے پہلے یہ غور طلب ہے کہ کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صدر انجمن کے قاعدہ ۱۸ میں مندرجہ بالا تبدیلی کی ضرورت تھی؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ خود جناب مولوی محمد علی صاحب کا اقرار ہے۔

"جس صورت میں زیادہ حصہ مجلس کے معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کا بیعت شدہ تھا تو کیا وجہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب کو اس پر اعتبار نہ رہا۔ سیکرٹری ان کا مرید۔ محاسب ان کا مرید، ناظر ان کا مرید۔ خود وہ اس کے میر مجلس۔ پندرہ ممبروں میں سے نو ان کے مرید وہ جس طرح چاہتے اس انجمن سے کام لے سکتے تھے۔"

(پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

اس مخالفانہ عبارت سے بھی یہ تو عیاں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو انجمن سے حسب منشاء کام لینے کے لئے ہرگز اس تبدیلی کی ضرورت نہ تھی۔ صدر انجمن کی اکثریت حضور کی بیعت میں داخل ہو چکی تھی۔ گویا انجمن اس ریزولیوشن سے قبل ہی حضرت امیر المومنین کی حکومت کو مان چکی تھی۔ اس لئے یہ کہنا کہ اس تبدیلی کے ساتھ حضور کو انجمن پر حکومت حاصل ہو گئی اور قبل ازیں نہ تھی سراسر غلط ہے۔ انجمن کے فیصلے کثرت رائے سے ہوتے تھے اور اکثریت نے بیعت کر لی تھی۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اصول کا سوال تھا۔ اصولی طور پر خلیفۂ وقت انجمن کا مطاع ہے۔ غیر مبایعین حضرت مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اس اصل کو مان چکے تھے۔ مگر خلافت ثانیہ میں وہ ترد اختیار کر رہے تھے اس لئے انجمن کی اکثریت نے مناسب سمجھا کہ آئندہ خلفاء کے لئے راستہ محفوظ کرنے کے لئے یہی وقت موزوں ہے۔ آج صحابہ کا زمانہ ہے۔ انجمن اور خلیفہ کے بارے میں قطعی فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے انجمن کی اکثریت نے یہ تبدیلی کی۔ جو سراسر معقول اور ضروری تھی۔ بیعت کے بعد اطاعت وانقیاد کا انکار خواہ وہ فردی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر نقض عہد کے مترادف ہے اور چونکہ بعض سرکشوں کی آئندہ بغاوت سے فتنہ کا اندیشہ تھا۔ اس لئے یہ تبدیلی معقول ہونے کے علاوہ ازبس ضروری تھی۔ اس پر شور مچانے کا صرف یہی باعث ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کو اس تبدیلی سے اپنے منصوبہ کا باطل ہوتا معلوم ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مسیح موعود کی جگہ

غیر مبایعین اس تبدیلی پر بلا وجہ یوں آنسو بہاتے ہیں کہ دیکھو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی توہین ہے۔ کہ ان کی جگہ ان کے خلیفہ کا نام رکھ دیا جائے۔ حالانکہ عقیدتاً غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو ارادت و اخلاص ہے وہ سب کو معلوم ہے مصلحت و فائدہ دینی کے لئے نبی کا نام کاغذ سے کاٹ دینا ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ پیغام صلح احسن تجویز کے زیر عنوان لکھ چکا ہے۔

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود مامور ہونے کے صلح حدیبیہ میں رسول اللہ کا لفظ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔" (۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح کا لفظ رکھ دیا جاتا ہے تو اس سے غضب کیا آ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور خلافت ثانیہ کا عہد آ چکا ہے مگر ہنوز انجمن کے قاعدہ ۱۸ میں لکھا ہوا ہے کہ صدر انجمن اور اس کی کل شاخہائے کے لئے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہو گا" یہ ایک خطرناک فروگذاشت تھی اور اس کا بعد ازاں خطرناک نتیجہ نکل سکتا تھا۔ اس لئے اگر انجمن کی اکثریت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح کا لفظ رکھ دیا تو یقیناً اس نے درست کیا۔ عقل کا یہی تقاضا تھا۔ وقت کا یہی مقتضیٰ تھا حالات یہی چاہتے تھے اس پر چیں بجبیں ہونا محض نفسانیت کا نتیجہ ہے۔

اگر ذرا تدبر سے کام لیا جائے تو صاف نظر آ جاتا ہے کہ یہ تبدیلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کو منسوخ کرنے والی نہیں بلکہ مزید مستحکم کرنے والی ہے۔ کیونکہ جب حضور کے خلیفہ کا حکم قطعی اور ناطق ٹھہرا تو آپکا ارشاد تو بدرجۂ اولیٰ قطعی اور ناطق ہو گا۔ پس یہ تبدیلی اپنی ذات میں پہلے الفاظ کے منافی نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کے وصال کے باعث اور جماعت احمدیہ کے اصولی فیصلہ کے اظہار کے لئے لازمی تھی۔

صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ از غیر مبایعین

مزید برآں یہ بھی تو سوچا جائے کہ یہ تبدیلی کس نے کی ہے؟ صدر انجمن احمدیہ نے کی ہے اور اکثرت رائے سے کی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ غیر مبایعین کے عقیدہ کی رو سے غلط نہیں ہو سکتا۔ اور ہر احمدی کو صدر انجمن کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ غیر مبایعین اپنے ہی عقیدہ کی رو سے جس کا ہمیشہ اظہار کیا کرتے ہیں صدر انجمن کی اس تبدیلی کو مان لیتے اور بلا چون و چرا اسے درست یقین کرتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ پچیس سال سے صدر انجمن احمدیہ کے اس فیصلہ کے خلاف شور مچا رہے ہے۔ اور اسے غلط ٹھہرا رہے ہیں۔ کیا یہ اپنے ہی مسلمہ اصل سے صریح بغاوت نہیں ہے؟ کیا ہاتھی کے دانت۔ دکھانے کے اور۔ اور کھانے کے اور کی مثل اس جگہ صادق نہیں آتی؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کی مراد انجمن سے ان کی اپنی ذات تھی۔ اگر ان کی اطاعت کی جائے تب تو انجمن کی اطاعت ہوتی۔ لیکن اگر کوئی فیصلہ انجمن کثرت رائے سے ان کی مرضی کے خلاف کر دے۔ تو اس کی اطاعت بھی انجمن کی اطاعت نہ تھی۔ یہ تو وہی معاملہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون۔

پس ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ اعتراض تو ان کو دوہرا مجرم ثابت کرتا ہے۔ انہوں نے نہ ہی خلیفہ وقت کو مانا۔ اور نہ ہی انجمن کے فیصلہ کو قبول کیا۔ حالانکہ وہ دن رات شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بعد صدر انجمن کے فیصلہ کو درست قرار دیا ہے۔ کیا غیر مبائعین اس دو رُخی کو ترک کر دیں گے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک موجب کفر ہے

عقلی طور پر اگر یہ تبدیلی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہوتی۔ اس سے حضور کی شان میں فرق آتا۔ تو اس کا احساس سب سے پہلے جماعت احمدیہ قادیان اور ان کے مقدس خلیفہ کو ہوتا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتی ہے۔ اور حضور کی شان میں کلمۂ استخفاف کفر یقین کرتی ہے اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی فرزند ہونے کے علاوہ آپ کا لخت جگر بھی ہے۔ کیا کوئی عقلمند یہ تصور کر سکتا ہے۔ کہ اس تبدیلی سے جو صدر انجمن نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہو۔ اور اس کا خیال صرف غیر مبائعین کو پیدا ہو۔ ہاں انہیں جو آپ کے فرزند ہیں۔ آپ کے مرکز میں دھونی رما کر بیٹھے ہیں۔ اور آپ کی عزت کے قائم کرنے کے لئے ساری دُنیا کی عداوت برداشت کر رہے ہیں۔ اس توہین کا احساس تک نہ ہو۔ یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ در اصل غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو نام یونہی لیتے ہیں۔ یہ تو محض احمدیوں کے جذبات کو ابھارنے کے لئے ہے ورنہ بات صرف اس قدر تھی۔ کہ اس تبدیلی سے ان کی گردنیں خلیفۂ وقت کے سامنے جھکنے پر مجبور تھیں۔ جو انہیں منظور نہ تھا۔

میرے نزدیک یہ بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت تھی۔ کہ یہ تبدیلی حضرت خلیفۂ اوّل مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں نہ ہوئی۔ اور انجمن کی اکثریت کو اس کا خیال نہ آیا۔ ورنہ غیر مبائعین یہ بھی شور مچا دیتے۔ کہ حضرت مولوی صاحب اب مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو مٹا کر اپنے خاندان کی حکومت کے لئے بنیاد رکھ رہے ہیں اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی رشتہ نہیں اس لئے آپ نے یہ توہین کی ہے۔ مگر مشیت ایزدی کے ماتحت یہ امر ملتوی رہا۔ تاوقتیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لخت جگر خلیفۂ ثانی ہوا۔ اور اس وقت صدر انجمن کی اکثریت نے یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ اس لئے توہین کا الزام سراسر باطل اور بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ وللہ فی شؤونہ حِکَمٌ۔ شائد معترضین کی گندہ فطرت کو جاننے کے باعث ہی حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ نے بقول غیر مبائعین اپنا نام نہ لکھوایا تھا۔ تا یہ لوگ بلاوجہ ابتلا میں نہ پڑیں۔

نہ ماننے کے بہانے

میں نے کہا ہے۔ کہ اصولاً جماعت احمدیہ فیصلہ کر چکی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کی ویسی ہی اطاعت کی جائے گی۔ جیسی حضور علیہ السلام کی کی جاتی تھی۔ بیعت کے بعد ایچ پیچ کے کوئی معنی نہیں۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر یہ ہوا۔ کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت جماعت کے عمائد اور تمام بڑے بڑے لوگوں میں جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے ایک تحریر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کی جس میں لکھا تھا۔

"حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اوّل رضؓ) کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا" (اخبار بدر ۲ - جون ۱۹۰۸ء)

اب ڈاکٹر صاحب ہی فرمائیں۔ کہ اس تحریر اور زیر بحث ریزولیوشن میں کیا فرق ہے؟ یقیناً اس تحریر اور صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت کے ریزولیوشن کا ایک ہی مفہوم ہے۔ پس خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کے وقت بھی وہی ہوا۔ جو خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت ہوا تھا اس بنا پر خلافت حقہ سے روگردانی کھلی کھلی بغاوت ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ نے بھی فرمایا تھا۔

"اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ ہو۔" (اخبار بدر ۴ - جولائی ۱۹۱۲ء)

خلاصہ یہ ہے۔ کہ خلافت ثانیہ کے خلاف غیر مبائعین کا جو اعتراض ہے محض باطل ہے۔ یہ سب نہ ماننے کے لئے آتے بہانے ہیں۔

متعدد غلط بیانیاں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس دعویٰ کے ثبوت میں کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کی پوزیشن ایک امیر کی پوزیشن سے کبھی بلند نہیں ہوئی یہ بات بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ:-

"جب مولانا نور الدین صاحب نے لوگوں کے سامنے برملا فرمادیا کہ ہمارے میاں صاحب نے بھی اس مسئلہ کفر کو نہیں سمجھا۔ تو جناب میاں محمود احمد صاحب ایسے برافروختہ ہوئے۔ کہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کے "الفضل" میں ایک مضمون لکھ مارا جس میں صاف لفظوں میں اعلان کیا۔ کہ خلیفہ سے اختلاف ہو سکتا ہے اور بعض امور میں نہ صرف یہ کہ خلیفہ غلطی کر جاتا ہے۔

"الفضل" کے خطبہ نمبر کی
قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے
اور اس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جلد سے جلد احباب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا:
جو دوست روزنامہ الفضل نہیں خرید سکتے
وہ فوراً اپنے نام خطبہ نمبر جاری فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ دوسروں کی رائے بالمقابل درست ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر اخبار میں مولانا نورالدین صاحب کو نیچا دکھانے کے لئے اعلان کیا گیا۔ کہ خلیفہ صاحب سے فتوے پوچھنے کی بجائے ایک پیسہ کا کارڈ اجاب ہمیں لکھ دیا کریں ہم حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے مسائل کا جواب نکال کر بھیجدیا کرینگے گویا خلیفہ صاحب کو سرے سے جواب ہی دے دیا۔"

(پیغام صلح ۴ مئی ۱۹۳۹ء)

اس مختصر سی عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے متعدد غلط بیانیاں کی ہیں۔ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کے مضمون میں نہ وُہ بات مذکور ہے۔ جس کا ڈاکٹر صاحب کو ادعا ہے۔ اور نہ ہی اس مضمون کی وُہ وجہ ہے جو ڈاکٹر صاحب بیان کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا کہ ہمارے میاں صاحب نے بھی مسئلہ کفر کو نہیں سمجھا۔ لیکن اس کا ہرگز وہ مفہوم نہیں جو غیر مبایعین لے رہے ہیں۔ اس فقرہ کا ظاہری مطلب بھی یہی ہے کہ سب سے زیادہ سمجھنے کے اہل ہمارے میاں صاحب ہیں۔ اور جب انہوں نے بھی میرے فہم کی طرح نہیں سمجھا۔ تو خواجہ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس فقرہ میں لفظ "بھی" غیر مبایعین کے زعم کو باطل کر رہا ہے باقی اگر خلیفۂ وقت کے نزدیک کسی مسئلہ کی توضیح و تشریح کی ابھی مزید ضرورت ہے۔ اور وُہ اس کی طرف توجہ دلاتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر برافروختہ ہونا اور اسے نیچا دکھانے کی کوشش کرنا سراسر کمینہ خیال ہے جو کسی مومن کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس جگہ بالکل افترا سے کام لیا ہے۔ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء والے مضمون میں ہرگز وہ ذکر نہیں جس کا ڈاکٹر صاحب اعلان کر رہے ہیں۔ اس میں تو جماعت احمدیہ کو نصیحت کی

گئی ہے۔ کہ فرستادہ حق مامور ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کے آگے سب کو سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ اور اس میں صرف بدیں الفاظ اعلان کیا گیا ہے۔

"اگر کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق آپ لوگوں کو حضرت صاحب کا ارشاد معلوم نہ ہو تو آپ ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ حضرت صاحب کی اسی تحریر کے حوالہ سے اطلاع دے دیں گے جس سے آسانی سے فیصلہ ہو سکے۔"

(الفضل ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء)

اصل بات یہ تھی جیسا کہ اس اقتباس سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالے عنہ کی زندگی کے آخری ایام میں حضور کی علالت اور کمزوری سے فائدہ اٹھا کر غیر مبایعین نے جماعت میں جو اضطراب پیدا کر رکھا تھا اور مسائل میں ایک الجھن پیدا کر دی تھی۔ اور گمنام ٹریکٹ بھی لوداژال اسی سلسلہ میں شائع کئے تھے۔ اسکے پیش نظر از بس ضروری تھا کہ احباب کے لئے جو ہندوستان کے مختلف اطراف میں موجود تھے۔ اور ان میں سے بعض کے لئے خواجہ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب کی شخصیت گمراہ کرنے کا موجب ہو سکتی تھی۔ ایسا اعلان کیا جاتا چنانچہ کر دیا گیا۔ اس حقیقت کو چھپانے کے لئے ڈاکٹر صاحب اس کی ناجائز اور سراسر باطل تاویل کر رہے ہیں مگر حق چھپ نہیں سکتا۔

اس جگہ خلیفۂ وقت سے فتوے پوچھنے کا کوئی سوال نہ تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت کے حوالہ کا سوال تھا۔ اس لئے یہ اعلان بالکل مناسب اور ضروری تھا۔ اس سے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے خلاف اظہار ناراضگی یا ان کو نیچا دکھانے یا نظر انداز کرنے کا منصوبہ سمجھنا اپنے اندرونہ کا اظہار ہے۔ اگر معاذ اللہ ایسا ہوتا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ خود ایسا فرماتے حقیقت

وہی ہے جو میں اوپر ذکر کر چکا ہوں آیئے اب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور جملہ غیر مبایعین پر اتمام حجت کے لئے میں مولوی محمد علی صاحب کی ایک واضح تحریر اس بارے میں آپ کے سامنے رکھوں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"دوستو! آؤ میں تمہیں ایک صاف اور سیدھی راہ بتاؤں۔ اس بات کو سب مانتے ہیں۔ کہ جن امور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صریح فیصلہ مل جائے۔ وہاں ہم آپ کے بعد کسی اور کی بات نہیں مانیں گے"

(پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک تمام جماعت کا مسلم عقیدہ ہے۔ اور وہ خود بھی اسی کو صاف اور سیدھی راہ بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح فیصلہ کے بعد کسی اور کی بات نہ مانی جائے کیا غیر مبایعین تسلیم کریں گے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ عبارت حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو نیچا دکھانے کے لئے ان سے ناراض ہو کر ان کو نظر انداز کرانے کے لئے لکھی ہے۔ اگر نہیں تو "الفضل" ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کے مضمون کے

متعلق کیوں افترا کیا جاتا ہے۔ کیا یہ دیانتداری ہے؟ کتنی واضح بات ہے۔ کہ اصولاً سب جماعت احمدیہ کا یہی مذہب ہے۔ خود حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے۔ وُہ احمدی نہیں۔" (بحوالہ پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

اب اگر الفضل کے ادارہ کی طرف سے اعلان ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے الفاظ کے لئے حضور کی کتاب کا حوالہ ہم سے دریافت کر لیں تا انہیں سہولت رہے تو اس میں کیا قباحت ہے۔ آہ! اتنی صاف اور واضح بات پر بھی ڈاکٹر صاحب کو اعتراض ہی سوجھتا ہے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است
گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا پتہ
ملک بشیر احمد تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

ایک احمدی بھائی کی کہانی اُنکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا کہ اخبار الفضل میں پڑھا حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنک سکھیکے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جانی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسّوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کرونگا کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جانی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں محصولڈاک بذمہ خریدار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان مال زمیندارہ انجمن ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ ہمارے زمیندار احباب فصل ربیع کا غلہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ اس لئے ان سے چندہ وصول کرنے کا بہتر موقع یہی ہے، کہ ان سے کھلیانوں سے ہی چندہ وصول کر لیا جائے۔ بہ نسبت اس کے کہ بعد میں جب کہ زمیندار کا غلہ خرچ ہو جائے۔ ویسے بھی اللہ تعالٰے کا حکم ہے واٰتوحقہ یوم حصادہ (پارہ ۸ رکوع ۱۷) یعنی فصل کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالٰے کا حق ادا کر دیا جائے۔ اس لئے زمیندار دوستوں سے اب جبکہ ان کا غلہ کھلیانوں میں موجود ہے، یا گھروں میں لے آئے ہیں ان سے ہر ایک قسم کے چندہ کی وصولی کا انتظام ہونا چاہئیے۔ خواہ وہ چندہ عام ہو یا جلسہ سالانہ کا۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اگر اسی فصل پر ہو جائے۔ تب کہیں جلسہ سالانہ سے قبل انتظامات جلسہ پر خرچ ہو سکتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس وقت فصل کے نکالنے اور اٹھانے میں آپ بھی مصروف ہوں گے۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر بروقت چندہ کی وصولی نہ کی جائے۔ تو پھر بے وقت وصولی دشوار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض سے تو پھر وصولی ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ آپ خود اس کام کے لئے کوئی وقت نکال کر مقامی جماعت کے مشورہ سے محصلین کی تعداد کو بڑھا کر کھلیانوں پر ہی ہر ایک شخص سے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ وصول کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح امسال ایک ماہ کی اوسط آمد پر پندرہ فیصدی مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر ایک زمیندار سے اس کی ایک ماہ کی اوسط آمد کا ازروئے بجٹ اندازہ کر کے اسی نسبت سے غلہ گندم وصول کر لیا جائے۔ اور جملہ قسم کے چندوں کا فراہم شدہ غلہ جلد فروخت کر کے اس کی رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ غلہ فروخت کرنے کے لئے نرخ کے مہنگا اور سستا ہونے کا ہرگز خیال نہ کیا جائے۔ بلکہ نرخ مروجہ پر فوراً فروخت کر کے قیمت مرکز میں بھجوا دی جائے۔ نیز اس امر کی بھی احتیاط ہو، کہ غلہ کسی کے پاس ادھار فروخت نہ کیا جائے۔

الغرض یہ موقعہ عہدہ داران جماعت مقامی کے لئے اُنکی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے واسطے خاص توجہ کا محتاج ہے۔ تا وہ مفوضہ فرائض منصبی کو انجام دے کر کسی اجر کے مستحق ٹھہر سکیں۔

ضلع گورداسپور کی جماعتیں

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلع گورداسپور کی انجمنوں سے یہ توقع ظاہر فرمائی تھی۔ کہ اگر ان سے چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ وصول کر لیا جائے۔ تو اٹھارہ سو من آٹا جو جلسہ سالانہ پر خرچ ہوتا ہے، ضلع گورداسپور کی انجمن سے ہی وصول ہو سکتا ہے۔ پس حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے پیش نظر ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ گندم وصول کر کے بجنسہٖ قادیان بھجوا دیں۔ اور اس کے لئے کوشش ایسی ہو۔ کہ بغیر خرچ بار برداری ادا کئے قادیان پہنچ جائے۔ اور احمدیوں کے گڈوں وغیرہ پر غلہ لاد کر قادیان بھجوا دیا جائے۔ اگر مقامی جماعت بار برداری کا انتظام نہ کر سکتی ہو۔ تو معمولی کرایہ پر قادیان بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ کرایہ مرکز سے دیا جائے گا۔

اگر کوئی جماعت قادیان سے بہت دور ہو۔ اور قادیان غلہ بھجوانے پر زیادہ کرایہ خرچ ہوتا ہو۔ تو پھر غلہ مرکز میں بھجوانے سے قبل نظارت بیت المال سے کرایہ کے متعلق منظوری حاصل کر لی جائے۔

یہ فیصلہ صرف چندہ جلسہ سالانہ کے غلہ کے متعلق ہی ہے۔ باقی چندہ عام وغیرہ کا غلہ اپنے ہاں ہی فروخت کر کے رقم جلد مرکز میں بھجوا دینی چاہئیے۔

ضلع سرگودھا کی احمدی جماعتیں

اسی طرح حضرت امیر المومنین نے ضلع لائل پور اور سرگودہا کی زمیندارہ جماعتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان سے چندہ جلسہ سالانہ میں گھی وصول کیا جائے لہٰذا ہر دو اضلاع کی زمیندارہ جماعتوں کو چاہئیے کہ چندہ جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں جو گھی دے سکیں وہ جلسہ سالانہ سے قبل جمع کرا کے قادیان بھجوا دیں۔ لیکن گھی ایک ماہ کی اوسط آمد سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہونا چاہئیے عہدہ داران جماعت مقامی کو چاہئیے کہ ہر ایک احمدی سے ابھی گھی جمع کرانا شروع کر دیں۔

بالآخر پھر میں تاکید کرتا ہوں۔ کہ عہدہ داران جماعت مقامی متذکرہ بالا ہدایات کے ماتحت جلد از جلد اپنی اپنی جگہ کام شروع کر دیں۔

ناظر بیت المال

روزنامہ الفضل کے بغیر آپ کن چیزوں سے محروم رہتے ہیں

برادران! "الفضل" جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ اور جو محض خدا تعالٰے کے فضل سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی اور اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہے۔ اس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے تا وہ اس روحانی تعلق کو جو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے، تازہ اور مضبوط کرتا رہے

روزنامہ الفضل کے بغیر آپ ان بہت سی باتوں سے محروم رہتے ہیں۔ جن سے آپ کا باخبر رہنا نہایت ضروری ہے۔ الفضل کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔ (۱) یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر احباب تک پہنچاتا ہے (۲) روزانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے، حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت اور خیر و عافیت کی خبریں۔ بزرگان جماعت و مبلغین کے متعلق اطلاعات اہم مرکزی حالات اور سلسلہ کے اہم کاموں سے احمدی احباب کو باخبر رکھتا ہے (۳) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں جماعت تک پہنچا کر ان میں بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے (۴) مذہبی، اخلاقی و تربیتی مضامین سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کیلئے ایک نہایت قابلِ اعتماد دوکان ہے! (مینیجر)

اہم ملکی حالات اور واقعات

کھٹھہ پولیٹیکل کانفرنس میں ہنگامہ

ضلع کیمبل پور سے ۴۲ میل دور ایک گاؤں کھٹھہ ناقی میں کانگرسیوں نے ایک پولیٹیکل کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا۔ ۵ جون کو اس کے صدر ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کا جلوس نکالا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمان زمینداروں نے اس جلوس کو اپنے علاقہ سے گزرنے سے منع کیا۔ لیکن اہل جلوس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہی رستہ اختیار کیا۔ اس پر تصادم ہو گیا۔ جس میں ایک خدائی خدمتگار مجروح ہو کر اگلے روز فوت ہو گیا۔ چند ایک کانسٹیبل بھی زخمی ہوئے۔ دوسرے روز پولیس نے اس گاؤں کے ۲۳ کانگرسیوں کو گرفتار کیا۔ جنہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ انہیں بصورت جلوس سب ڈویژنل افسر کے بنگلہ پر لے جایا جائے۔ مگر پولیس نے اسے منظور نہ کیا۔ اس پر انہوں نے آگے قدم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ آہستہ آہستہ وہاں ایک انبوہ کثیر جمع ہو گیا۔ جسے پولیس نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ جب لوگ منتشر نہ ہوئے۔ تو لاٹھی چارج کیا گیا۔ صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کیمبل پور کا بیان ہے۔ کہ حملہ تین بار ہوا۔ جس سے مردوں کے علاوہ بعض عورتوں کو بھی ضربات آئیں۔ پولیس کی ایک بھاری جمعیت پہنچ گئی ہے اور گاؤں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ بعض کانگرسی لیڈر بغرض تحقیقات وہاں پہنچ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں غیر ملکی اشخاص

شملہ سے ۷ جون کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں مقیم غیر ملکی اشخاص کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور جنگ کی صورت میں یہ لوگ حکومت کے لئے ضرر اور پریشانی کا موجب بن سکتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ہندوستان کے مختلف حصوں میں کاروبار کرتے ہیں یا کاروباری فرموں میں اچھے عہدوں پر متعین ہیں۔ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں ان سے کس طرح سلوک کیا جانا چاہیئے۔ یہ امر اس وقت حکومت کے زیر غور ہے۔ اور تجویز یہ ہے۔ کہ جن سے یہ احتمال ہو۔ کہ وہ واپس اپنے ملک میں جا کر حکومت برطانیہ کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور حالت کے معمول پر آنے تک زیر حراست رکھا جائے گا۔ لیکن جن سے ایسا احتمال نہیں۔ انہیں واپس بھجوانے کے متعلق مناسب کارروائی کی جائے گی۔

ہندو مہاسبھا کی حقیقی تصویر

مہاکوشل ہندو کانفرنس جبل پور میں شرکت کے لئے منتظمین نے سی پی کے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنڈت مصرا کو دعوت دی تھی۔ اس کے جواب میں پنڈت مصرا نے لکھا ہے۔ ہندو مہاسبھا کو چاہیئے تھا۔ کہ ہندوؤں کی مجلسی اصلاح کرتی۔ لیکن اس نے اس طرف کبھی توجہ نہیں کی۔ ہریجنوں کی سود و بہبود سے بھی اسے کوئی سروکار نہیں۔ ہندو سوسائیٹی انحطاط اور تنزل کے عمیق غار میں گری ہوئی ہے۔ اور اسے اٹھانے کے لئے ہندو مہاسبھا مجرمانہ غفلت کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اور اپنے اس مشن کو چھوڑ کر کانگرس کی سیاسی حریف اور مدمقابل بننا چاہتی ہے۔ اس لئے ہندوستان کی آزادی سے محبت رکھنے والا کوئی شخص اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ حکومت برطانیہ کے ساتھ آزادی کی جنگ لڑنے کی بجائے ہندو مہاسبھا مسلمانوں سے دست و گریبان ہو رہی ہے۔ زبان سے وہ خواہ کچھ کہیں۔ لیکن عملاً ہندو مہاسبھائی لیڈر برطانوی استعمار کے لئے ممد ثابت ہوئے ہیں۔ یہ سب ہنگامہ آرائی ہندوؤں کے ووٹوں کے لئے ہے۔ اور جب ووٹ مل جاتے ہیں۔ تو سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں مسٹر ساورکر نے جو رستہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔

ملک معظم کے یوم پیدائش پر اعزازی خطابات

۸ جون کو ملک معظم کی پیدائش کی سالگرہ پر جو خطابات کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ وہ چنداں طویل نہیں۔ وائسرائے ہند کی اہلیہ لیڈی لنلتھگو کو قیصر ہند میڈل فرسٹ کلاس دیا گیا ہے۔ کوٹ فتح خان کے سردار محمد نواز خان صاحب اور سردار بہادر ورینر سنگھ صاحب محکمہ زراعت منٹگمری کو سر کا خطاب عطا ہوا ہے اس کے علاوہ امسال ایک اخبار نویس یعنی اخبار لیڈر الہ آباد کے چیف ایڈیٹر مسٹر چنتامنی کو سر بنایا گیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے چیف سکرٹری مسٹر جیمز ڈ اڈ ننگ پینی اور مسٹر جان بینٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سی۔ آئی۔ ڈی پنجاب کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا گیا ہے۔ بٹالہ کے سب رجسٹرار میاں بدر محی الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے خان صاحب بنائے گئے ہیں۔ ٹھاکر پردمن سنگھ صاحب پارلیمنٹری سکرٹری رائے صاحب اور لائل پور کے ایک مل اونر سیٹھ مہانارائن کو رائے بہادر کا خطاب ملا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ کانگرسی حکومتوں کے بعض حکام بلکہ بعض منسٹروں کو بھی خطاب عطا ہوتے ہیں۔ جو مقامی حکومت کی سفارش کے بغیر ممکن نہیں۔

لاہور کا میونسپل انتظام اور وزیر اعظم پنجاب

لاہور کے ایڈمنسٹریٹر کے رویہ سے پیدا شدہ جھگڑے کے سلسلہ میں وزیر اعظم پنجاب کا ایک انٹرویو اخبار سول میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اس پر اظہار تشویش کیا۔ اور کہا کہ گورنمنٹ لاہور کارپوریشن بل کو جلد از جلد مرتب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اسے پاس بھی جلد از جلد کرایا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اپریل ۱۹۴۰ء میں کارپوریشن قائم ہو جائے گی۔ اور اس طرح موجودہ بے چینی کے اسباب خود بخود دور ہو جائیں گے۔ ہاؤس ٹیکس وغیرہ کی سکیموں پر بھی کارپوریشن ہی غور کرے گی۔ لیکن حفظان صحت وغیرہ کے متعلق سکیموں پر اس دوران میں بھی عمل ہوتا رہے گا۔

اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ کم سے کم اس وقت تک لاہور کا انتظام مسٹر میکناب کے سپرد ہی رہے گا۔ اور اس وجہ سے لوگوں کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۸ جون کو میاں عبد العزیز صاحب کے مکان پر مقامی انجمنوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہر مجلس سے ایک ایک نمائندہ لے کر مجلس عاملہ مرتب کی گئی۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ موجودہ ایڈمنسٹریٹر کو جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے۔ اور اس کے رویہ کی شدید مذمت کی گئی۔ مختصر یہ کہ مسٹر میکناب کے خلاف ایجی ٹیشن روز افزوں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل لاہور اسے وہاں سے علیحدہ کروا کر دم لیں گے۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (منیجر)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ملک معظم اور ملکہ معظمہ کا امریکہ میں داخلہ

۸ جون کو آٹھ بجے ملک معظم امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن میں داخل ہوئے۔ یہاں سرکاری طور پر آپ کا شاہانہ جلوس نکالا گیا۔ جسے دیکھنے کے لئے مختلف اطراف سے ہزاروں لوگ کئی روز قبل ہی سے یہاں پہنچ رہے تھے۔ اور اس طرح لاکھوں کا ہجوم ہوگیا تھا۔ جنہیں رستہ سے دور رکھنے کے لئے فولادی جنگلے لگائے گئے۔ تمام دوکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ شہر کے اخراجات میں دوگنا اضافہ ہوگیا۔ اور مکانات کے کرائے تو بہت ہی بڑھ گئے۔ سڑکوں پر ہزاروں فوجی پہرہ کے لئے موجود تھے۔ آپ کا جلوس وائٹ ہاؤس میں لے جایا گیا۔ حکومت امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی آمد امریکہ اور انگلستان کے تعلقات میں مزید استحکام پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے بے حد مسرتوں اور خوشیوں کا موجب ہے۔ امریکن اخبارات نے بھی اس دورہ کو بے حد سراہا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ایسے نازک وقت میں ملک معظم نے نہایت قابلیت سے اپنے ملک کی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور دنیا کو بتا دیا ہے۔ کہ انگلستان جنگ نہیں۔ بلکہ امن چاہتا ہے۔ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جب ملک معظم نیاگرا میں پہنچے تو ایک نوجوان کو آپ پر حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کے قبضہ سے پستول بھی برآمد ہوا۔ اس واقعہ کی تفاصیل کا تاحال انتظار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت برطانیہ اور نوآبادیات

برطانیہ کے وزیر نوآبادیات مسٹر میکڈانلڈ نے ۷ جون کو دارالعوام میں تقریر کی جس میں کہا کہ برطانیہ نے اپنی نوآبادیات پر نہایت کامیابی کے ساتھ حکومت کی ہے۔ اور ان کی رہنمائی کر کے ان کو مہذب اور متمدن ممالک کی نگاہ میں بلند مرتبہ عطا کر دیا ہے۔ اسوقت بعض نوآبادیوں میں برطانوی بطور سرپرست موجود ہیں۔ لیکن بعض اپنی علیحدہ قومیت بنا چکی ہیں۔ ہندوستان اور برما نے بھی آئینی لحاظ سے بہت ترقی کر لی ہے۔ اور اب وقت آگیا ہے۔ کہ حاکم اور رعایا میں ایک مستقل معاہدہ ہو جائے۔ پہلے برطانیہ پر صرف نوآبادیوں کی آئینی خدمت کا فرض عاید ہوتا تھا۔ مگر اب معاشرتی ترقی کی کوشش کرنا بھی اس کے ذمہ ہے۔ اب حکومت برطانیہ کے پیش نظر اس کا اپنا کوئی مفاد نہیں۔ بلکہ صرف نوآبادیات کی سود و بہبود ہے۔ اس لئے نوآبادیات کی رعایا کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ عملی طور پر اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔ آپ نے بعض نوآبادیات میں ٹریڈ یونین اور لیبر ڈیپارٹمنٹوں کی ضرورت پر بہت زور دیا۔ اور کہا کہ مجھے امید ہے۔ کہ اگر حکومت برطانیہ اپنی نوآبادیات کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ کرے۔ تو دنیا کی بہت سی اقتصادی اور صنعتی پریشانیوں کا انسداد ہو سکتا ہے۔ برطانیہ نے ان پر حکومت کی جو ذمہ واری لی ہوئی ہے یہ محض اسلئے ہے۔ کہ تا وہاں علم اور عقل و تہذیب کی اشاعت کی جائے۔ اور لوگوں کے اندر سیاسی شعور اور آئینی تعلیم پیدا کر کے ان کو خود مختاری اور حکومت کی ذمہ واریاں اپنے کندھوں پر اٹھانے کے قابل بنایا جائے۔ اور وہ اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب ہے اس سلسلہ میں اس نے نہایت مفید اور قابل تعریف کام کیا ہے۔ اور نوآبادیاتی رعایا کے اندر آزادی اور مختاری کے صحیح جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔

کرنل لارنس کا عربوں سے غداری کا اعتراف

کرنل لارنس جس نے جوڑ توڑ کر کے عربوں کو جنگ عظیم کی آگ میں دھکیل دیا اور ترکوں کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ جس کا نام "دانشمندی کے سات ستون" ہے۔ اس کا ایک باب عربوں کے متعلق تھا لیکن مصلحت وقت کے ماتحت اسے شائع نہ کیا گیا تھا۔ اب کرنل موصوف کے بھائی نے مسٹر برنارڈ شا کے کہنے پر وہ باب بعض اور غیر مطبوعہ چیزوں کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ اس میں کرنل لارنس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے عربوں کو جنگ کے بعد حکومت خود اختیاری دینے کا وعدہ کر کے انہیں جنگ میں شامل کیا تھا۔ عرب چونکہ اس سلسلہ میں میری تحریر چاہتے تھے۔ اس لئے مجھے بھی اس سازش میں شریک ہونا پڑا۔ میں نے انہیں یقین دلایا تھا۔ کہ ان کی خدمات کا صلہ ان کو ضرور ملے گا۔ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ اور حکومت برطانیہ کو بھی اپنے وعدوں میں سچا سمجھنے لگے۔ اور آزادی کی امید میں انہوں نے نہایت شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ لیکن میں سخت نادم ہوں اور ہمیشہ نادم رہوں گا۔ کہ میں نے ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ اگر میں ان کا ہمدرد اور دیانتدار مشیر ہوتا۔ تو ان کو جنگ میں شرکت کا مشورہ کبھی نہ دیتا۔ مجھے اچھی طرح علم تھا۔ کہ ان کے ساتھ جو وعدے کئے جا رہے ہیں۔ جنگ کے بعد وہ سب بے حقیقت ثابت ہونگے۔ اسوقت میں سمجھتا تھا۔ کہ جنگ میں نقصان اٹھانے سے یہ بہتر ہے۔ کہ ہم فتح حاصل کر کے بدعہدی کریں۔ جنگ کے بعد میرے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کہ ایک کامیاب عیار کی طرح اپنی ذمہ داریوں سے انکار کر دوں۔ اور یہ میں آسانی سے کر سکتا تھا۔ کیونکہ مجھے کوئی عہدہ حاصل نہ تھا۔ اور نہ ہی برطانوی روپیہ کی تھیلیاں میرے قبضہ میں تھیں۔

روس اور جمہوریتوں کا معاہدہ

۷ جون کو دارالعوام میں وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا کہ دفتر خارجہ کا ایک نمائندہ بہت جلد ماسکو بھیجا جائے گا۔ تا روس کے ساتھ معاہدہ کی جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اسے جلد از جلد مکمل کر دیا جائے یہ نمائندہ برطانوی سفیر مقیم ماسکو کے پاس برطانوی حکومت کے رویہ کی پوری پوری وضاحت کرے گا۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ طریق کامیابی کے لئے بہت مفید ہوگا۔ تمام اہم امور پر عام رنگ میں تو سمجھوتہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور حکومت روس کی تسلی ہو گئی ہے۔ حکومت برطانیہ اس بات کے لئے بالکل تیار ہے۔ کہ جوابی کاروائی کی اساس پر ایک معاہدہ کر لیا جائے۔ اب صرف چند ایک دقتیں باقی ہیں۔ جو زیادہ تر ان ممالک کے سامنے ہیں۔ جو اپنی حفاظت کی ضمانت کے خواہاں نہیں ہیں۔ اور اپنی مکمل غیر جانبداری کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے ممالک پر ہم اپنی حفاظتی ذمہ واری زبردستی نہیں ٹھونس سکتے۔ تاہم مجھے کامل امید ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی تجویز ہو جائے گی۔ جس سے یہ دقتیں دور ہو جائیں۔ ہمیں بحیرہ بالٹک کی ریاستوں کی طرف سے کئی ایسے مراسلے موصول ہو چکے ہیں جن میں انہوں نے اپنے پختہ عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ کامل غیر جانبدار رہنا چاہتی ہیں اور اپنی حفاظت کی گارنٹی کسی سے بھی نہیں چاہتیں وزیر اعظم سے سوال کیا گیا۔ کہ کون شخص اس غرض سے ماسکو بھیجا جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے کہا کہ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم باخبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ یہ منصب مسٹر ولیم سٹرینگ کے سپرد کیا جائے گا۔ جو برطانوی سفیر مقیم ماسکو سے ایک سرکاری ملاقات کے بعد حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ اور اس معاہدہ کی گفت و شنید کے تمام مراحل سے بخوبی آگاہ ہیں۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سول اور الیکٹریکل انسٹیٹیوٹ لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً ہر جگہ کے طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ - مینیجر